© rasailojaraid.com

کلام نبوی ؐ کی صحبت میں

خرم مراد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ دل جو ہیں، انھیں اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ ؐ پھر دلوں کی صفائی کا نسخہ کیا ہے؟

آپ ؐ نے فرمایا: کثرت سے موت کو یاد کرنا، اور قرآن کی تلاوت کرنا (البیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)۔

دلوں کو زنگ کیسے لگتا ہے؟ گناہوں سے، اور دنیا کو مقصود بناکر کام کرنے سے، دینی کام ہوں یا دنیوی اور بخیلی سے، ظلم و زیادتی سے، دوسروں کے حق مارنے سے (معتد اثیم)۔

موت کو یاد کرنے سے، دنیا کی تمام لذتیں بے حقیقت ہو جاتی ہیں، وہ مقصود بننے کے لائق نہیں رہ جاتیں۔ قرآن کی تلاوت اللہ سے ہم کلام کرتی ہے، اور دل و نگاہ کو زندگی بعد موت پر جمانے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

ایک روایت کے مطابق، آدمی کو صحیح رکھنے کے لیے یہی دو مرشد کافی ہیں: ایک بولنے والا مرشد یعنی قرآن۔ اور دوسرا خاموش مرشد یعنی موت۔ ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ سے ملاقات کرنا ہے، اور قرآن پڑھتے وقت اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں ــــ یہ دو چیزیں صحیح راستے پر رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

O

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن جب گناہ کرتا ہے، تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ اور استغفار کر لیتا ہے، تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ گناہ پر گناہ کیے چلا جاتا ہے، تو سیاہ داغ پھیلتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بحوالہ مشکوٰۃ)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گناہ سے کسی انسان کو مفر نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے "تم سب گناہ کرتے ہو" اور "تمام بنی آدم خطا کار ہیں"۔ گناہ درحقیقت دل کی سیاہی ہے۔ اس لیے اس کا داغ سیدھا دل پر ہی پڑتا ہے۔
گناہ کرنے کی ترغیب دینے میں کامیابی کے بعد شیطان فوراً دوسرا جال بچھاتا ہے۔ وہ اللہ کی مغفرت سے یا اپنے سے مایوسی کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ "اتنا بڑا گناہ کرکے میں کس لائق رہا، کس منہ سے اللہ سے معافی مانگوں۔ پھر آدمی نیکیاں بھی ترک کرنے لگتا ہے، اور گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ سیاہی بندہ اور رب کے درمیان ایک دیوار بن جاتی ہے۔
اپنے گناہوں کے وبال سے بچنے والے وہ ہیں جو گناہ کے بعد فوراً اللہ کی طرف لپکتے ہیں، اس کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ہیں، ندامت کے پانی سے دل کو دھوتے ہیں، اور اسے صاف شفاف کر دیتے ہیں۔

(۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے رب، میں نے اسے دن بھر کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے۔
اور قرآن کہے گا: اے رب، میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے۔
چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی (البیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ)۔
اصل شفاعت کرنے والے اپنے نیک اعمال ہیں۔
اعمال میں، وہ اعمال جن کی خاطر آدمی دنیا کی جائز لذتیں بھی ترک کر دے۔ یا دنیا کا محبوب مال، اللہ کی محبت میں، اس کے بندوں کی خاطر خرچ کرے۔
رمضان کا مہینہ، آخرت میں اللہ کے پاس سفارش کا انتظام کرنے کا بہترین وقت ہے۔ اس مہینے میں روزہ اور تلاوت قرآن اسی نیت سے کرنا چاہیے۔

(۳)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو مسلمان پاک و صاف [باوضو] ہو اور خدا کو یاد کرتے ہوئے سو جائے، پھر رات کو اٹھ کر خدا سے خیر اور بھلائی مانگے، تو اللہ تعالیٰ اسے خیر اور بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے (احمد، بحوالہ مشکوٰۃ)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

○

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:
جب رمضان کا آخری عشرہ آتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہمد مضبوط باندھتے (گویا کمر کس لیتے)، خود راتوں کو جاگتے، اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے (بخاری، مسلم)۔

ہر رات میں خیر و برکت کے خزانے برستے ہیں، لوگ پاؤں پھیلائے سوتے رہتے ہیں۔ مگر رمضان کی راتوں کا کیا کہنا! ان ہی میں وہ رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
قرآن کی تلاوت سے دل کو چمکانے کے لیے، اور قیامت کے دن اپنی شفاعت کا سامان کرنے کے لیے رمضان سے زیادہ قیمتی وقت کوئی نہیں۔
پتا نہیں اگلا رمضان آئے گا یا نہیں، یہ ضائع نہ جانے: یہی سوچ درکار ہے۔

○

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں اور ان کو مال دینے میں سب سے بڑھ کر تھے۔ مگر رمضان میں تو آپ ؐ کی سخاوت کی کوئی حد نہ رہتی تھی۔ رمضان میں ہر رات جبرئیل علیہ السلام آپ ؐ سے ملاقات کرتے اور نبی کریم ؐ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ جب جبرئیل آپ ؐ سے ملاقات کرتے تو پھر تو آپ ؐ کی سخاوت اور فیاضی بارش برسانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی (بخاری، مسلم)۔

نماز کے ساتھ انفاق کا، یعنی اللہ کے بندوں کے اوپر فیاضی سے خرچ کرنے کا، لازم و ملزوم کا تعلق قرآن کی بے شمار آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً قیام لیل کے ساتھ (آل عمران، الانفال، ذاریات)۔

رمضان، روزے کے ساتھ ساتھ، قیام لیل اور تلاوت قرآن کا موسم ہے۔ لازم ہے کہ اس ماہ بھی خدمت خلق کی عبادت اور فیاضی و سخاوت کی بارش ہو، جیسا نبی کریم ؐ کا عمل تھا۔

○

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

© rasailojaraid.com

اعمال کے دفتر تین قسم کے ہیں: